بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۳۸ | ۱۱ شوال ۱۳۲۳ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ دسمبر ۱۹۰۵ عیسوی | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

سست والیان ریاست	۳۰
معاونین برضائے خود	۱۰
	۵
	۳

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	۲	۳
شش ماہی	۱/۴	۱/۱۰
سہ ماہی	۱۲/	۱۴/
یک ماہ		۶/
فی پرچہ	۱/	۲/

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدیم از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہرکہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ قُل میعادُ ربّک

ترجمہ ۔ تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔

۲۔ بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔

۳۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۴۔ قَرُبَ اجلکَ المقدّر ۔ ولا نبقی لکَ من المخزیاتِ ذکرا

ترجمہ ۔ قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

چند روز کا رویا ہے ۔ کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے ۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفّٰی اور مقطر پانی ہے ۔ اس کے ساتھ الہام تھا "آب زندگانی" ۔ یہ خواب بدر میں پہلے شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا دیکھا ۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے ۔ وہ کچھ بولتی ہے ۔ سب فقرات یاد نہیں رہے ۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا ۔ یہ تھا ۔

انْ کنتم مسلمین

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں ۔ پھر الہام ہوا ۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔ فرمایا ۔ کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے دونو فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے ۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے ۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے ۔ اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے ۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے ۔ اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے ۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی ۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا ۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے ۔ اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں ۔ سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی ۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا ۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے ۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے ۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا ۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے ۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی ۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے ۔ تو اس مرغی کی آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں ۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں ۔ خدا ان کو جزائے خیر دے ۔

۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ قرب اجلکَ المقدّر ولا نبقی لکَ من المخزیات ذکرا

قل میعاد ربّک ولا نبقی لکَ من المخزیات شیأ

۷۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زائد تھے ۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

۵۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ نئے قبرستان کی زمین کے متعلق الہام ہوا۔ اُنْزِلَ فیہا کُلُّ رحمۃٍ

حضرت مخدوم الملّۃ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی ایک نظم

لامع ہُوا ہے مہرِ درخشانِ احمدی
ملتی ہے مفت نعمت الوانِ احمدی

ہندوستان کا بخت سیاہ کیوں ہو سفید
ساطع ہُوا ہے مہرِ درخشانِ احمدی

ہاں قوتِ روح و تاب کی ہو جسکو آرزو
اک دم ہو میہمانِ سر خوانِ احمدی

اے دوستو بہت ہوا باطل میں چکّے
میری سُنو کہ پڑھتا ہوں قرآنِ احمدی

تثلیث کیا ہو کہ مکڑی کی جالی ہو سُست تر
توحید مستقیم ہے ایمانِ احمدی

اے خار زارِ دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے بابِ گلستانِ احمدی

اے جاہلانِ معرفت علمِ حق ادھر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستانِ احمدی

ابلاغ حکمِ خالق و مالک کے واسطے
آئے ہے کمترین غلامانِ احمدی

منشورِ لطف حضرتِ رحمان ہاتھ میں
پھرتے ہیں سب جہان میں رسولانِ احمدی

موسیٰ مسیح یسعیا جی اور یرمیا
سارے نبی ہیں مژدہ رسانانِ احمدی

مدّت ہوئی ہے سوئے ہوئے تھے گلوں سے تو
شیریں ادائے مرغِ سحر خوانِ احمدی

پورا ہُوا کلام یسعیا کا دیکھ لو
ٹیلوں پہ ہے خروشِ بلالانِ احمدی

روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
بکتا ہے اور سستی ہے دکانِ احمدی

پاسنگ تک اس میں نہیں دیکھو غور سے
کیا مستقیم و عدل ہے میزانِ احمدی

خواہش ہے ان کی جوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شانِ فقیرانِ احمدی

مردودِ سب جہان ہیں ذلیلانِ مصطفےٰ
مقبول ہیں جہان میں عزیزانِ احمدی

اے خادمانِ مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ رتبہ ۔ کہ ہم ہیں گدایانِ احمدی

کیا پوچھتے ہو میرے حسب کو نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثنا خوانِ احمدی

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں ۔ آج کل آپ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے ۔ بسا اوقات فرماتے ہیں ۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں جو دنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کریں مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے ۔ کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے ۔ جس سے دنیادار دوسروں کی طرح دنیا کے خواہاں نہ بنیں ۔ بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں ۔ جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں ۔

مکان لنگر خانہ و مہمان خانہ ہنوز زیر تعمیر ہے ۔

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور آپ کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے ۔

گذشتہ ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی اور دیگر بعض احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔ سید صاحب موصوف حسب معمول اپنی روزانہ ڈائری مشتمل بر زیارت حضرت رسول کریم و اصحابہ کبار و دیگر بزرگان دین حضرت کی خدمت میں روزانہ لکھکر بھیجا کرتے ہیں ۔

روزانہ الحکم

اخبار الحکم روزانہ کا نمونہ کا پرچہ چھپ کر شائع ہوگیا ہے اور تقسیم ہوگیا ہے۔ اخبار چھوٹی تقطیع پر ۴ صفحہ کا ہے۔ تفسیر القرآن تازہ الہامات۔ ڈائری۔ حضرت حکیم الامت کے ارشادات مولوی صاحب مرحوم کے ملفوظات وغیرہ دلچسپ اور مفید باتوں سے اخبار کے کالموں کو سجایا گیا ہے۔ اتنی بڑی جماعت میں ایک روزانہ اخبار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اخبار فی الواقعہ ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر نظر اس کی قیمت بہت رکھی گئی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جس چیز کی خریداری کم ہو۔ اس کے اخراجات کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر خریدار کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو صاحب اخبار وعدہ کرتے ہیں کہ قیمت کم کر دیں گے۔ اور جو اشاعت حق روزانہ احباب کو اس کے ذریعہ سے ملیں گے۔ انکی قدر اگر بذریعہ عقل کیجائے گی۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی مہنگے نہیں ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ کر کے اس کو چلتا بنانے کی سعی کریں

بدر کا صفحہ اول

بدر کے صفحہ اول پر جو نظم اور شرائط بیعت ہوتے ہیں ان کو ضروری اور مفید ثابت ہونے پر بہت خطوط ہمارے پاس آیا کرتے ہیں گذشتہ دنوں میں بسبب کمی گنجائش کے ایک دو اخباروں میں وہ نظم نہ تھی۔ اس پر ایک خریدار کا خط آیا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عنایت فرمائے مہربان اڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایتہ السلام علیکم وعلی من لدیکم۔ اس قصبہ قائم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے۔ میں اخبار بدر اور الحکم ویگزین منگاتا ہوں۔ اور لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس معزز نام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد جا و بیجا جھگڑا کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا۔ اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس سبب سے میرے گرد خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا۔ میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان اگر اغوا کرتے ہیں تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے۔ تب میں نے وہ شرائط سنائے سب نے پسند کیا۔ اور بدگو لوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے

اب کئی آدمی منجملہ انکی میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھ سے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے کہ وہ شمشیر بران جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر غدار بداندیشوں کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں۔ الا تو وہ فوراً کارآمد وقتی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سننا عوام الناس کو غیر ممکن ہے نہ اس قدر ان لوگوں کو فرصت ہوتی ہے۔ نہ فہمیدہ ان یہ جو نفع و ضرر ہم دور افتادہ بے یار و مددگار کو ہے۔ اب بقول حافظ صاحب رحمہ

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کا مصداق ہیں اور مطبع کو اس عبارت کے لکھنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ نہ اس کے چھوڑنے سے کوئی نفع ہے لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد دیتا ہے۔ جو بیس کتابوں سے فوراً میسر ہونا غیر ممکن ہے اور عوام کے دل کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور مجھ سے مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت دس شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا۔ صفحہ اول پر درج فرما کر مشکور خیر خواہ طریق احمدیہ کو فرما دیں۔ بعید از عنایت مزید نہ ہوگا

خاکسار بندہ شیر خان از مقام مئو شانہ قائم گنج ضلع فرخ آباد

براہین احمدیہ

اکثر احباب کے خطوط براہین احمدیہ کے متعلق آ رہے ہیں انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو براہین احمدیہ خاکسار نے چھپوائی ہے اسمیں منجملہ اور فضائل کے یہ بات ضروری قرار پائی تھی۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات بھی درج کئے جاویں اور اس کام کا بیڑا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اپنے سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ قضائے الہی نے انہیں اس کام کے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ بھی ہاتھ نہ آسکا۔ اس لئے براہین احمدیہ کے شائع ہونے میں غیر معمولی توقف واقعہ ہو گیا۔ اب حضرت اقدس کے سیالکوٹی حالات کا حصہ میر حامد شاہ صاحب نے لکھنے کا وعدہ کیا ہے اور باقی خاکسار مرتب کر رہا ہے۔ ان کے مکمل ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شائقین کی خدمت میں شائع ہو کر پہنچ جاوے گی۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا معراج منزل لاہور

دارالامان میں عید الفطر

(۱) ۲۸ - نومبر ۱۹۰۵ء کو دارالامان میں عید ہوئی۔ کپورتھلہ۔ تلونڈی ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع جالندھر ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔

(۲) حسب معمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا۔ جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شائع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ از ان بعد یہ ظاہر کیا۔ کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اس کی تفسیر

اس دعوی کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلف دکھایا۔ کہ کس طرح ان رکوعات میں اس کی تفسیر موجود ہے خطبہ پانچویں رکوع پر تھا۔ اس نے پہلے تمہید کے طور پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہودی قوم کو مثلاً پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر مسلمانوں کو بتلایا۔ کہ تم خیر الامم کہلائے۔ سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن باوجودیکہ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ علما۔ صلحاء۔ امراء کے نظارہ سے دکھائی۔ اور بتایا۔ کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء اعضاء تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورۃ امام پر بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے برومند ہونے کی راہیں دکھائیں۔ قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس کا ہے۔ جو حضرت حکیم الامۃ نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے تم کو قوم بنانے کے اصولوں کی بھی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔

الحمد للہ احسن الجزاء
دو گھنٹہ تک
خطبہ پڑھا

(از الحکم)

عصر جدید کا پرانا کینہ

کیا کہوں تجکو جو بیدرد و ستمگر نہ کہوں
جس کو دنیا کہے اس بات کو کیوں کر نہ کہوں
سنگدل کہنے سے تو آپ برا مان گئے
یہ جو کچھہ سینہ پہ ہے اسکو بھی پتھر نہ کہوں

آج اکتوبر ۱۹۰۵ء کا عصر جدید میرے سامنے ہے جسمین نئے مسیحیوں کا طلسم عنوان قائم کر کے ہمارے دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے پھر کچھہ گہرباری کی ہے۔ یہ تو خواجہ صاحب کے کسی دربار یا بہاٹ نے کان مین پہونچا دیا ہوگا۔ کہ ضعیف مرزائیوں نے آپ کے پچھلے مضمون پر کچھہ تحقیقات کرنا شروع کی ہوگی۔ ورنہ حقیقتاً اگر ایسا ہوتا۔ تو خواجہ صاحب تو گھی کے چراغ جلاتے کیونکہ جب غلط اتہامات مین آپ کا قلم نہین رکتا تو اصلی واقعات مین کیا خوف دامنگیر تھا۔ ضرور کوئی نہ کوئی تو نمونہ پبلک کے سامنے اس صادق القولی اور راستبازی کا پیش کرتے۔ مضبوط طبیعتوں پر رعب اس قدر غالب ہے۔ گر وہ ہمیشہ سے خلاف واقعات تحریر کرنے پر جرات نہین کرتے اور بغیر تحقیقات قلم اٹھانا گناہ سمجھتے ہین۔ رہا اول فول بکنا۔ اور دیوانہ وار ہانک لگانا اس کا نام ہے کہ انسان بے سوچے سمجھے چارون طرف ہاتھ پاؤن مارے اور چومکھی لڑائی لڑے۔ جیسا نظارہ آپ کا قلم عصر جدید مین دکھا رہا ہے اور جسکا اعتراف آپ اس طرح فخریہ کرتے ہین۔

اس سے پہلے مدرسۃ العلوم۔ انجمن حمایت الاسلام۔ علمائے شیعہ و سنی۔ ندوۃ العلماء۔ اور صوفیا پر رائے اور نکتہ چین رائے دی جا چکی ہے۔ سب نے اچھی نصیحتوں کو سنا اور خلاف طبع باتوں پر صبر کیا اب جناب ہی کو حکم قرار دیکر یہ عاجز پوچھتا ہے۔ کہ اس وسیع ہندوستان مین کون ہے جس پر آپ منہ نہین آئے اور کون ہے جس نے خلاف طبع امور آپ کے زبان و قلم سے نہین سنے۔ کیا یہ سب کے سب بد اندیش اور عقل سے خالی ہین اور کیا آپ کی رائے کو طبعاً نیش زنی کہنا بیجا ہے کیا یہ چومکھی لڑائی نہین ہے۔ اگر اسے "دیوانہ وار اول فول" سے تعبیر کیا جاوے۔ تو جناب کی پالیسی کی صحیح تصویر نہ ہوگی؟ مین اس عریضہ کے ذریعہ سے اصل واقعات اور آپ کو پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون۔ لہذا ان بیہودہ فقرون کے جوابات دینے سے دست کش ہوتا ہون۔ جو آپ کے تہذیب اور قبلہ کعبہ کی تعلیم کا بہترین نمونہ آپ کی تعلیم علی گڈہ کا خون ناحق اور آپ کی پیشہ وکالت کی عزت افزائی کا ڈیوہ ہے۔ آپنے مجھ پر یہ الزامات لگائے ہین۔ کہ مین نے اپنے عریضہ مین جواباً آپ کو "بحر ہا۔ کمزور دماغ حاسد۔ دلال۔ گورنمنٹ کا باغی" لکھا ہے۔ مین صفائی پیش کرنے سے یہ زیادہ مناسب سمجھتا ہون۔ کہ آپ کی کارستانی اور تہذیب کو دکھلاؤن جس کے سلسلہ مین حقیقتاً آپ ان سے بہی زیادہ سخت الفاظ کے مستحق ہین۔

(۱) سب سے پہلے آپنے خواجہ کمال الدین صاحب کو بغیر ملاقات اور کافی تعارف کے ایک خط کے ذریعہ سے مرزا صاحب کی بابتہ یہ خوشخبری سنائی کہ مین نے دربار عالمگیر کولہ مین بر سبیل تذکرہ یہ کہا کہ مرزا صاحب جب ابو اللہ اور ابن اللہ اور بروز محمد ہین تو پہر حسنین و علی (علیہم الصلوۃ والسلام) پر ترجیح کا شکوہ عبث ہے۔ مرزا صاحب زندہ عیسے مر گئے حسب مثل انگریزی زندہ حمار مردہ شیر سے بہتر ہے۔ آپ کی رائے مین مین نے درست کہا؟

(۲) پہر اس خط کو آپنے اہلحدیث رسالہ مین شائع کرایا

(۳) آپنے میری اہلیہ کے انتقال پر ایک کارڈ کے ذریعہ سے ہمدردی کے چند لفظ لکھکر مجھسے سوال کیا کہ "فاضل سیالکوٹی کا گندہ مضمون آپنے دیکھا؟

(۴) آپنے اپنے مضمون لاجواب مین جس کا سرشکن جواب یہ عاجز دیچکا ہے حضرت اقدس ع جناب مرزا صاحب مدظلہ پر ذیل کے خطابات کی بوچہاڑ کی ہے۔

ابن اللہ۔ ابو اللہ۔ بابیون کی کتب کا سارق۔ جال مین پھانسنے والا۔ دنیا داری کا کارخانہ پھیلا کر دہوکا دینے والا۔ انبیاء کی توہین کرنے والا۔ حضرت عیسے ع کی شان مین گستاخ سید الانبیاء کو خاطی۔ غلط فہم۔ کج فہم کہنے والا۔ خدا کی مخالفت کرنے والا۔ قرآن کو انسانی من گھڑت بتانے والا۔ عظمت انبیاء اور دین مین سرنگ لگانے والا۔ انبیاء اور اولیاء کی شان مین بدزبان۔ اعمال ناشائستہ کرنے والا ضعیف الاعتقادون کو دہوکا دینے والا۔ لامذہب اور ملحد گروہون کا سرپرست۔ ظالم۔ قوم مین تفرقہ انداز۔ مسرف۔ غلط نمونہ بنی کا۔ ذاتی تعلی اور جلب منفعت کا جال پھیلانیوالا۔ اشتہاری نبی۔ ایمان و زر کو لوٹنے والا۔ بدنیت بہی خواہ قوم۔ بڑے سے بڑا دشمن اسلام۔ دوسرون کی محنت پر سب سے زیادہ گذر کرنے والا۔ دہوکہ دہی سے جائداد بڑہانے والا۔ نبوت کے دہوکہ سے مکان و جائداد کی توسیع کرنے والا۔ مسیحیت کی آڑ مین تحصیل زر کرنے والا۔ گداگر۔ مفتری۔ کاذب۔ جہوٹھا زندہ حمار

(۵) مرزا صاحب کے عاجز گروہ کو حضور نے ان مبارک نامون سے یاد فرمایا ہے۔

تنخواہ یاب قصیدہ خوانون کا گروہ۔ مشاہرہ یاب حواری تنخواہ یاب لوٹیرے۔ منہ پہٹ۔ بے تمیز حواری۔ بے ادب شاگرد۔ لامذہب ملحد۔ ابلہ ضعیف الاعتقاد۔ انبیاء کی ہتک کے موجب۔ دین کے نام سے اچھی اچھی تنخواہین وصول کرنیوالی ایک شخص کی تعریف مین خدا اور رسول کو گرد کرنے والے۔ بدنما تاویلات کرنے والے۔ بدنام کن۔ مقدمہ باز۔ مشغلہ ناسوری ڈہونڈنے والے (مذہب کی آڑ مین) حیلہ رزق کے متلاشی زرکش۔ مذہب کی ہنسی اڑانے والے۔ جال پھیلانے والے خوف خدا یقین قیامت سے معرا۔

(۶) جناب نے ہمارے معتقدات مذہبی کی بابت کس قدر پیارے الفاظ استعمال فرمائے ہین۔ وہ بہی سن لیجئے۔ احیاء موتی مسیح کو شعبدہ بنانا۔ قرآن کے خلاف ابراہیم والے پرندون کا زندہ ہونا نہ سمجھنا۔ انبیائے سابقین کے معجزون سے انکار۔ شرمناک تاویلات کرنا۔ خطرناک وتیرہ۔ مسلمانون کو جال مین پھانسنا۔ ابلہ فریبی۔ مذہب کی آڑ مین لوٹنا۔ نبیون کی تذلیل اور ہتک کرنا قرآن شریف کی مخالفت۔ سردار انبیاء کو خاطی، کج فہم غلط فہم کہنا اپنی تاویلون سے تصدیق الٰہی کو غلط قرار دینا۔ قرآن کو انسانی گھڑت سمجھنا۔ دین اور عقل کے خلاف چلنا۔ مکارون کا جال تحصیل زر۔ ذاتی اور شخصی تحریک۔ زرکشی۔ ذاتی تعلی جلب منفعت زخم الالتش سے بھرا ہوا۔ جھوٹھون کی پیروی۔

خواجہ صاحب کیا حضور کی علم لغت مین اس سے زیادہ مہذب الفاظ بہی باقی ہین۔ اگر ایسا ہو تو انکو بہی پیش کر دیجئے تا ہم کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپ کے اندر۔۔ کون کون سا زہر ہنوز اور مخفی ہے مین سچ کہتا ہون۔ اور ہر انصاف پسند آپ کے اس نمونہ تہذیب کو دیکھکر یہی کہے گا۔ کہ آپ کی تحریر اس وجہ گندی تہی۔ کہ کسی طرح کسی انسان کے التفات کے قابل نہ تہی۔ لیکن چونکہ آپ کے نام کے ساتھ ابہی ان پر فساد مواد ون کا مجمع خیال مین بہی نہ تہا۔ اور بہت سے دہوکہ کہا جاتے۔ اس لئے اس عاجز کو حضور کے چہرہ منور پر سے تہذیب کی نقاب اٹھانی پڑی تا آپ کے مادر زاد خط و خال دنیا کو نظر آجائین۔ مین نے تو آپ پر احسان کیا کہ یہین تک پردہ اٹھایا۔ ورنہ آپ کے حملہ نے مجھے حق دیدیا تہا۔ کہ مین پوری حفاظت خود اختیاری کرتا۔ اے مہذب خواجہ صاحب۔ ان نابلون کے صحیح جانشین بننے والے کس طرف ہے۔ وہ آپ کا سینہ پر کینہ مین بہی دیکھون کہ کوئی رتی بہی ایمان کی باقی ہے۔ تا انصاف کی توقع کی جائے۔ افسوس آپ خواہ مخواہ چار ناکہ انسانون کی دل آزاری پر عرصہ سے کمربستہ ہین۔ اور تلوار چلا رہے ہین۔ پھر اگر جواب دیا جاتا ہے۔ تو آپ کو ہمارے تہذیب کا شکوہ اپنی۔۔ کا اظہار نہین معلوم ہوتا۔ ؎

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ؛ ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

کس قدر انصاف بھری جناب کی تہذیب ہے کہ آپ ہماری نسبت شکایت رقیب سلم فرما رہے ہین اور شیطان و طاغوت کے خطابات عطا ہو رہے ہین۔ مضامین کی طوالت سے آپ کو ضرور صدمہ ہونا چاہیئے تہا۔ کیونکہ جس قدر آپ کی مدح سرائی زیادہ ہوگی۔ آپ کی روح مین وجدانی کیفیت پیدا ہوگی۔ ابہی تو آپنے کچھہ دیکھا ہی نہیں ہم سے الجھکر تو اور زیادہ زور دیکھنا بدنصیب ہوگا۔ قرآن شریف مین جس قدر آیات ہین اور جو نیکیون کے لئے مخصوص ہین وہ سب آپ ہی کے لئے تو ہین۔ کیونکہ آپ سے بہتر کون ان کا عامل اور صحیح مصداق ہو سکتا ہے۔ "ضرب اللہ اور ہم الغالبون" بہی تو آپ ہی کے شان مین فرمایا ہے۔ اس عزت سے کیون جی چہپایا جاتا ہے۔ یہ برا ہے۔ مردانہ بہی اوڑہ لیجئے۔ پہر اگر کوئی

ہجر لگے تو ہمارا ذمہ۔ آسمانی فشانات جن کا مضمون مندرجہ بدر مین ذکر ہتا دہ توآپ بخوبی دیکھ چکے۔ کیونکہ جس روز سے آپنے دل مین حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے خلاف قلم مبین کو ہاتھ مین لینے کا ارادہ کیا تہا۔ آسمان نے آپ کی ذلت کا فتوی خود ہی آپ کے ہی طرز تحریر سے اور نمونہ تہذیب پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور مالیرکوٹلہ کی ججی سے ۲۵ ستمبر کو علیحدگی نصیب ہوگئی۔ میرا مضمون اگست کا لکھا ہوا تہا۔ مگر چونکہ مجھے قادیان ہی جانا تہا اور اس قدر تاخیر کا گمان بہی نہ تہا۔ جس قدر مجھے کرنا پڑے۔ اس لئے اکتوبر مین جناب کو یہ تحفہ پہنچا۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب بیرسٹر اور ولید او جان صاحب پلیڈر اور نیز چند اور گواہ ہین کہ مین اگست ہی مین یہ مضمون ختم کر چکا تہا جس کے بعد برخاستگی عمل مین آئی۔ اس نشان کو اگر آپ تسلیم نہین کرتے۔ جانے دیجئے۔ آگے کی خیریت منایئے۔ ابہی تو طوق مصیبت آپکے گلے ہی مین ہے۔ خدا اس سے ہی نجات بخشے۔ خدا تعالے آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور تازہ داغوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ توبہ کا تو در کیا نہین بند۔

خواجہ صاحب کے ایک دوست حاشیہ نشین سید محمد تقی مالیرکوٹلوی نے ہم کو اس مضمون مندرجہ بدر کے بعد ایک خط لکہا تہا جس مین سید صاحب نے کو نامہ اسی جوش نے کسیقدر دبایا تہا۔ ایسے خط مین خواجہ صاحب نے بہی ہم کو جج کے طور پر مخاطب فرمایا تہا۔ ان دو لوگرامی نامجات کے جواب مین نے ۱۱- اکتوبر کو تحریر کر دئے تھے۔ کیونکہ ۱۰- اکتوبر کو رخصت سے یہ عاجز واپس ہوا تہا۔ مین ان جوابات کو بہی شائع کرتا ہون۔ تا پبلک دیکھ لے۔ کہ مین کس خیال کا پابند ہون۔ اور مجھے کس ضرورت اور مجبوری نے خواجہ صاحب کے خلاف قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ مین سمجھتا ہون۔ اس سے زیادہ مجھے شیعہ دوستون کی خدمت مین معذرت کی ضرورت نہین ہے۔ وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرمفرمائے بندہ سید محمد تقی صاحب۔ آپ کا عنایت نامہ مجھے آج ملا۔ مین نہ مناظر ہون۔ نہ مباحث۔ نہ میرا طریقہ ہے کہ اخبارات کے ذریعہ سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کرون۔ نہ مین جج کے خطوط مین نہ گفتگو مین ایسے معاملات پر رائے زنی پسند کرتا ہون۔ اس لئے جو کچھ آپنے بہ نظر تحقیق تحریر فرمایا ہے اُسے نظر انداز کرتا ہون۔ میری بابت جس حسن ظن سے کام لیا ہے۔ اس کا مستحق مین بدرجہ اولے آپ کو پاتا ہون۔ یہ امر آپنے کیون نظر انداز کر دیا کہ میرا مضمون مندرجہ بدر خواجہ صاحب سلمہ ربہ کے تیز حملہ کے جواب مین تہا۔ کیا درحقیقت آپ اسے انصاف کی نگاہ سے نہین دیکھین گے کہ جب کسی شخص کے بزرگون کو علانیہ برا کہا جاوے۔ اور اس کی توجہ خاص کے لئے خصوصیت سے اخبار یا رسالہ اس کے پاس بلا طلب بھیجا جائے تو بجز دل شکنی کے اور کیا ہے؟ میرے مضمون سے اگر حقیقتاً کسی کا دل دکھا ہے تو اس کے ذمہ وار خواجہ صاحب ہین نہ مین۔ مین نے کوئی مضمون خلاف واقعہ نہین لکہا ہے۔ اور نہ میرا روئے سخن کسی اور کی طرف تہا بجز اپنے حملہ آور کے۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ دوسرون کو کیون ملزم بناتے ہین جبکہ خود آپکے ارباب قلم پیشدستی کرتے ہین۔ خواجہ صاحب جج کے مضمون کو پڑھکر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ کس درجہ کذب اور بہتان اور دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ اگر دوسرون پر حملہ کرنا روا ہے تو جواب کا تحمل اور بہی زیادہ روا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو کوئی حق نہ تہا۔ کہ مجھے کسی جج کی تحریر مین بغیر کسی ماسبق تعارف کے اس طرح مخاطب فرماتے۔ گنبد کی صدا کا شکوہ کرنا نادانی ہے اگر مین بہی ایسا ہی کرتا تو مجھے حق تہا۔ لیکن مناسب یہی تھا کہ آپ کو بہی مثل خواجہ صاحب کے پہلے آپ کے بے جا اشتعال کی طرف تحمل و صبر سے توجہ دلاؤن۔ ہر قوم کو چاہیئے۔ کہ اپنی افراد کو ایسے امور مین قلم اٹھانے سے روکے۔ جو جواب مین قوم کے لئے دلشکن امور جمع کرین۔ جو کچھ آپ جواباً لکہین گے۔ دوسرون کو یہ حق دیگا کہ وہ بھی لکہین۔ اس کی کیا وجہ معقول آپکے پاس ہے کہ آپ دوسرون کا دل دکھائین اور وہ نہ دکھائین۔

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند

نوٹ:۔ خواجہ صاحب! رعب حق اسے کہتے ہین کہ گھبرا کر خود آپنے اور آپکی قوم نے جج کے خطوط بھیجے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو جو خط بھیجا ہے۔ آپنے وہ شائع ہو۔ تو قلعی رعب حق کی کھل جائے (خواجہ صاحب کے خط کا جواب) کسی احمدی نے بہی گھبرا کر جناب کو کوئی خط لکہا۔ اب گھبراہٹ اور اضطراب کس گوشہ مین ہے؟ فاعتبروا۔ خاکسار ذوالفقار علیخان

ڈیر خواجہ صاحب۔ تسلیم۔ آپ کی اور آپکے دوست کی تحریر کا جواب بھیجتا ہون۔ مجھے خوشی ہوئی۔ کہ آپ پر مضمون کا وہی اثر پڑا۔ جو مین چاہتا تہا۔ اب غالباً آپ کو دل آزاری کسی کی گوارا نہ ہوگی۔ آپ کو اب کوئی حق انصافانہ باقی نہین رہا ہے۔ کہ آپ میری تہذیب کے متعلق کچھ رائے زنی فرمائین مین نے تین بار اس سے قبل آپ کی دل شکن تحریرین دیکہین اور صبر سے کام لیا۔ اشارۃً میرٹھ مین مین نے آپ سے عرض کیا تھا کہ یہ شیوہ آپ نہ اختیار کرین۔ آپ کے صیغہ کے لئے موزون نہین ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ نہ صرف میری جماعت بلکہ خود شیعہ جماعت آپکے الفاظ اور آپ کی تحریر کی شاکی ہے اور آپنے پروا۔ ــہ

یہان جگر پر چل گئین چھریان کسی بیتاب کے
وہان خبر بہی نہین ناز و ادا سے کیا گیا۔

کیا آپنے تہذیب کا نمونہ دکھایا ہے؟ اگر آپکے کانشنس مین کچھ بہی جان باقی رہی ہے۔ تو آپ کو شرمانا چاہیئے۔ کہ آپ نہ اپنے لئے بلکہ جملہ اقوام مسلمانان کے لئے موجب شر بن رہے ہین آپ دبی ہوئی چنگاریان ابھارنا چاہتے ہین۔ اور پھر فتنے جگا رہے ہین۔ اگر آپ مجھے عصر جدید نہ بھیجتے تو کیا آپ کا دل ٹھنڈا نہ ہوتا۔ آپ نے کس بدسلوکی کے صلہ مین میرے لئے یہ سزا تجویز فرمائی تہی کہ میرے آقائے ولی نعمت کو میرے ہادی و شیخ کو گالیان دیکر مجھے اور میرے بہائیون کو گالیان دیکر مجھ سے داد لیجئے۔ سوچو جان برادر۔ خوب سوچو اور انجام پر نظر کرو۔ مرزا صاحب مدظلہ کا الہام ہے۔

اِنّی مُھِینٌ من اراد اہانتک و اِنّی مُعِینٌ من اراد اعانتک

اس شوخ کلامی سے تم اور تمہارے ہم مذہب بجز نقصان کے کچھ فائدہ نہین اٹھا سکتے۔ ناحق قوم مین آتش فساد مشتعل کرنا ہے جسے آپ ستائین گے۔ وہ ضرور جواب دیگا۔ اور دندان شکن دیگا آئندہ آپ جرأت کرین گے تو اور بہی تیار ہین۔ آپ کی ذات خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ دوسرون کی ذات پر حملہ کرنا یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ہدف تیر ملامت بنایا جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

آپ کا نیازمند خیرخواہ ذوالفقار

مین نے دونون مذکورہ بالا خطوط لکھکر رکھ لئے اور یہی مناسب سمجھا کہ جج کی کتابت اب فضول ہے جبکہ نوبت پبلک اشاعت کی آچکی۔ لیکن اب بہی چونکہ خواجہ صاحب کو یہی دعوی ہے۔ کہ ان کا لچر ریویو نہایت مہذب دانشمندانہ نکتہ چینی تہی۔ اور اس کا جواب ہی نہین ملا۔ بلکہ گالیون کا طومار جواباً پیش ہوا ہے۔ لہذا اس عاجز نے بہی مناسب سمجھا۔ کہ اس بار خواجہ صاحب ہی کے مضمون کا خلاصہ۔ نمونہ۔ تہذیب۔ دربار مالیرکوٹلہ کی سرپرستی کا پہلا اثر حکیمانہ نکتہ چینی اپنے منہ میان مٹھو میان مٹھو کی رٹ پھر پبلک کے روبرو پیش کرون۔ اب خواجہ صاحب بتائین۔ کہ مین نے وہ جو چند الفاظ جن کا اظہار آپنے کیا ہے۔ جواباً لکھے تھے۔ وہ زیادہ سخت ہین۔ یا حضور کا نمونہ تہذیب اعلے درجہ کا ہے۔ مدینہ تہذیب کا بعض۔ یہ پرانا کینہ قبلہ و کعبہ کی تعلیم کا دفینہ اب موجود ہے۔ اگست کا پرچہ کھول لیجئے۔ مقابلہ کرکے دیکھ لیجئے۔ آپ ہی کی تحریر ہے۔ یا یہ بہی تحریف ہے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب شرمائین گے۔ اور اب اس نمونہ بے تمیزی کو پیش نہ فرمائین گے۔ ــہ

کہنے سے ہمین کام سنو یا نہ سنو تم
سمجھانے سے مطلب ہے کوئی مانے نہ مانے

خاکسار

ذوالفقار علی خان گوہر احمدی غلام مہدی معہود

۱۷- نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ مہربانی اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو یہ میرا عریضہ جسمیں میری علیحدگی از ملازمت یتیم خانہ دہلی کا حال درج ہے۔ اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ تا خاص و عام پر منکشف ہو جائے۔ کہ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کس قسم کے شرعی سلوک مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی رگ انتقام کا کن پہلوؤں سے جوش نکالتی ہیں۔ اور کہانتک اطاعت خدا اور رسول کی اس سلسلہ کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کا حد انتقام کیا ہے۔

راقم ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء سے انجمن موید الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور ۶- اگست سنہ ۱۹۰۵ء کو بوجہ بیعت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام جبراً بلا قصور علیحدہ کیا گیا۔ قریباً تین سال کے ملازمت میں جس طرح میں نے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے اس کے ثبوت میں رپورٹ مطبوعہ انجمن موید الاسلام دہلی بابت سنہ ۱۳۲۲ھ موجود ہے۔ اور آخری سارٹیفکیٹ جو قطری استعفا راقم مولوی عبد الاحد صاحب مہتمم یتیم خانہ نے [illegible] ۱۱ جولائی ۱۹۰۵ء [illegible] ہے جسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔ شاید ناظرین کو معلوم ہو کہ [illegible] میں مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی و مہتمم یتیم خانہ نے ذیل کا رقعہ تحریر فرما کر بھیجا۔

مہربان من منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم اتفاق اس امر پر ہو گیا۔ کہ انتظام یتیم خانہ کا ایسے شخص کے ہاتھ میں دینا چاہیئے۔ جو قادیانی نہ ہو۔ اس لئے اس بارہ میں بحث بالکل فضول ہے۔ طول دینے میں بدمزگی پھیلے گی ... آپ اگر مناسب سمجھیں تو اپنا استعفا لکھکر بھیجدیں

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

اس تحریر کے آنے پر واقعہ ۱۱- جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو مین نے اپنا استعفا لکھکر پیش کر دیا۔ وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعسیٰ ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم ج وعسیٰ ان تحبوا شیئا و ھو شر لکم ط واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (الجزو ثانی رکوع ۱۱)

ای خدا اے طالبان را رہنما ✿ ای کہ مہر تو حیات روح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما ✿ تا بر آید در دو عالم کام ما

بخدمت جناب مہتمم صاحبان یتیم خانہ انجمن موید الاسلام دہلی

چونکہ میری برخلاف چند عوام و خواص اہل اسلام دہلی کی جانب سے اراکین انجمن موید الاسلام کے پاس یہ شکایت ہوئی ہے۔ کہ "منتظم یتیم خانہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق بیعت رکھتا ہے۔ اس لئے یتیم خانہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہے"۔ یہ بالکل درست ہے کہ میں حضرت تقدس مآب مرزا صاحب ممدوح کا نہایت ہی ادنیٰ خادم ہوں۔ جو فی نفسہ کوئی جرم نہیں مگر اس کی بنا پر مجکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں خود اپنا استعفا داخل کر دوں۔ لہذا باکراہ تعمیل حکم کے لئے استعفا پیش کرتا ہوں وافوض امری الی اللہ ط۔ ان اللہ بصیر بالعباد

راقم قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی بقلم خود "۱۱/۷/۵"

واقعہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو اس استعفا کی منظوری ہوکر ذیل کا حکم میرے پاس پہنچا۔

مشفقی منشی قاسم علیصاحب۔ السلام علیکم۔ استعفا آپکا سکرٹری انجمن موید الاسلام نے منظور کر لیا ہے اور مولوی غلام سبطین کا تقرر امتحاناً و عارضی سر دست ہو گیا ہے۔ عبد الاحد عفی اللہ عنہ

الحمد للہ کہ اس غلام مسیح الزمان نے راضی بقضا الٰہی ہوکر ملازمت کو خیر باد کہکر محض خدا کے واسطے یہ قربانی گذار دی خدا تعالیٰ رحیم و کریم اپنے فضل عمیم سے اس قربانی کو قبول فرمادے۔ آمین ثم آمین

نیازمند خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی واقعہ ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ھ

ذی لوز [illegible] قاسم علی منتظم یتیم خانہ نے دو سال یا دو ماہ یتیم خانہ کے عہدہ منتظمی کا کام میرے ماتحت کیا۔ منشی صاحب ایک ہوشیار سلیقہ شعار مستعد کارکن آدمی ثابت ہوئے اور جہانتک میرا علم ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض نہایت دیانت داری سے ادا کئے اور کرتے رہے۔ ان کی تھوڑی سی توجہ سے یتیم خانہ ایسی اچھی حالت میں آگیا۔ جیسا کہ ہونے چاہیئے تھا۔ اگر پوری توجہ اپنی صرف کرتے تو یقین ہے کہ انجمن کے بہت کاموں کو فائدہ پہونچاتے مجھے انکی ناگزیر علیحدگی کا افسوس ہے۔ عبد الاحد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ یہاں لاہور میں اکثر احمدی طلبا مختلف کالجوں میں پڑھتے ہیں اور بوجوہ چند وہ شام کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس واسطے ہمنے ایک کلب قایم کیا ہے۔ جس کا نام حسب الحکم حضرت حکیم الامتہ صاحب الاخوان کلب رکھا ہے۔ چونکہ اس کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحریر کرکے امید کرتا ہوں کہ ان کو آپ براہ نوازش اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے

لاہور کے مختلف کالجوں میں اکثر احباب جو پڑھتے تھے انکی ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت تو کجا۔ بسا اوقات تعارف بھی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ایک ہی کالج میں پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے احمدی ہونے سے بھی بے خبر تھے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ اس اجنبیت کے پردہ کو اٹھا کر یگانگت اور اخوت کی روح پیدا کیجائے۔ اور ہفتہ بھر میں تساہل اور غفلت جو طبیعت میں واقع ہو گئی ہو۔ اس کو ایک دن جمع ہوکر رفع کریں۔ اور اس اصلی مقصد یعنی تقوی اور طہارت کے حصول کے لئے کوشش کریں اور نیز اپنے دلائل اور خیالات کو ایک بھری مجلس میں سادہ مگر موثر اور بامعنی الفاظ میں ادا کرنا سیکھیں غرض ان چند مقاصد اور اغراض کو مد نظر رکھکر ہمنے یہ کلب جاری کیا ہے اور صرف ایک آنہ فی ممبر چندہ رکھا ہے۔ جلسہ ہفتہ وار بروز اتوار ٹھیک ۴ بجے شام مسجد گٹی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے افتتاح جلسہ قرآن کریم سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دو لیکچر ہوتے ہیں۔ ... ... ہر ایک لیکچر کے اختتام پر ممبروں میں سے جو چاہے۔ ۵ منٹ تک اسی مضمون پر بول سکتا ہے۔ اور آخیر میں جلسہ دعا کے بعد برخاست ہو جاتا ہے۔ بعض بعض احباب کے مضمون چونکہ نہایت قابل قدر ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور اپنی اخبار میں درج فرمادیا کریں۔ تو میں انشاء اللہ العزیز چیدہ چیدہ مضمون بھیجتا رہوں گا امید ہے۔ کہ آپ ہمارے کلب کے قیام کے لئے اور حصول مدعا کے لئے اللہ تعالے سے دعا فرمائیں گے۔ آخیر میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے براہ کرم ہماری کلب کا Patron یعنی مربی ہونا منظور کر کے ماہوار چندہ بھی دینا منظور فرمایا ہے۔ امید ہے کہ دیگر احمدی برادران لاہور بھی ہماری مدد فرماکر مستحق ثواب ہوں گے۔ فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب اشرف منزل پاس موچی دروازہ لاہور

مفخر شدہ قادیان از قدوست

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان شریف دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بگرامی خدمت این گذارش عاجزانہ کہ رویائے ذیل آپکے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرماکر ممنون و مشکور فرمائیں گی

اے منکر تجلی بنگر ز قادیانی۔ رؤیاء

بتاریخ ۱۲- رمضان المبارک بعد تہجد اذکار کے راقم نے یہ رؤیا دیکھا ہے ایک بڑی خوبصورت عالیشان عمارت ایک خوبصورت باغیچہ میں واقع ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بکثرت جاری ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس عمارت میں کیا ہو رہا ہے لوگوں نے کہا آج یہاں رسول خدا محمد مصطفےٰ جمالی رنگ میں نازل ہوئے ہیں اور ہم لوگ انکی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی اس محل میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان ممبر پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب دست مبارک میں قرآن شریف لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور سیدھی طرف حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی نورالدین صاحب دام فیوضھم دست بستہ کھڑے ہیں۔ اور ایک شخص بآواز بلند یہ بیت پڑھ رہا ہے۔ سہ برہان تو شد حامی اثبات رسالت ✿ ہر ذات تو چراغیست بہ شبستان ہدایت ✿ اور میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی قدم بوسی کے لئے آگے بڑھا۔ خواب سے بیدار ہو گیا۔ خاکپائے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ نظام الدین احمدی آصف نگر۔ حیدر آباد دکن

بدر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا

ہمارے گذشتہ اعلان سے جسمین موجودہ مالی تنگی کا ذکر کیا گیا تھا بعض احباب نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اخبار بند ہو گیا ہے۔ یہ بات صحیح نہین۔ اخبار بند نہین ہوا اور نہ اس کے بند کرنیکا ارادہ ہے البتہ اس وقت مالی مشکلات کا بہت سامنا ہے جسمین ہمین اُمید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالے مخرج کی راہ پیدا کر دے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے کہ دونون اخبار جاری رہین اور ان مین سے کوئی بھی بند نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اتنی بڑی جماعت مین ایک دو اور اخبار ہون۔ تو ان کا چلنا بھی کوئی بڑی بات نہین۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہر دو اخبار الحکم و بدر مثل دو بازوؤن کے ہین۔ ان کے ذریعہ سے وحی الٰہی اور پیشگوئیون کی اشاعت بروقت ہو جاتی ہے۔ ان باتون کو سن کر صاحب پروپرائیٹر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ وہ اخبار کو بہرحال مرتے دم تک جاری رکھین گے۔ اور اس کو بند نہ کرین گے۔ اور وہ رات دن اسی فکر مین سرگردان ہین۔ کہ اس کے واسطے کافی سرمایہ جمع کر کے بھیجدین۔ اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ اخبار جاری رہے گا۔ اور بند نہ ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

سال کا آخر ہو گیا
بقایا دار توجہ کرین

۱۹۰۵ء کا آخر ہو گیا ہے۔ اور بہت سے دوست ایسے ہین جن کی طرف سے تا حال قیمت اخبار نہین پہونچی۔ حالانکہ بعض احباب کو بذریعہ خطوط کے یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے۔ ایسی تھوڑی قیمت والے اخبار مین بار بار یاد دہانی کا خرچ ڈاک اور محنت دفتر کی بھی گنجائش نہین ہوتی۔ جن صاحبان کی طرف اخبار ۱۹۰۵ء اور اس سے قبل کی قیمت اب تک باقی ہے۔ ان کی خدمت مین ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ آج ۲۸ دسمبر ہے۔ اور ۲ دن پہلے اطلاع کی جاتی ہے جو صاحب وی پی واپس کرین گے۔ ان کا پرچہ آئندہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اب اس سے زیادہ قیمت کا انتظار کرنا اور اخبار روانہ کرتے رہنا خواہ مخواہ کارخانہ کو ایک حرج دینا ہے۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریدارون کو دوبارہ چلے گئے ہین اور بعض کو بالکل نہین گئے جن صاحبان کو نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہان پرچہ ایک بھی نہین۔ دوبارہ چھپوائے جائین تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کر دین۔ تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل رہنے مین مدد ملے۔ منیجر

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ساکن جہلم جو حضرت کے پُرانے خادم ایک عالم باعمل اور متقی شخص تھے اور جماعت جہلم کے امام تھے۔ اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کو چلے گئے۔ مولوی صاحب موصوف سچے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ علم مناظرہ اور مباحثہ مین خدا تعالیٰ نے ان کو خاص پراثر طرز عطا فرمایا تھا۔ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے۔

مولوی صاحب مرحوم نے ۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار صبح کے وقت وفات پائی اور شام کو چار بجے کے قریب جہلم مین مدفون ہوئے۔ ان آخری ایام مین آپ قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ رمضان شریف مین نمازون مین اس قدر قرآن شریف پڑھتے تھے کہ مقتدی تھک جاتے تھے۔ اور دن کو اور رات کو علیحدگی مین قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آخری دنون مین دو تین دفعہ بخار ہوا۔ جمعہ اور عید کی نمازون مین شامل تھے۔ اس رمضان شریف مین اعتکاف بھی بیٹھے تھے۔ اور ایام اعتکاف مین اپنے دو الہام سنائے تھے۔ ایک یہ کہ انا کفیناک المستھزئین۔ اور دوسرا ایک الہام تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ امام الوقت کے مریدون کو بھی الہام ہونے لگے ہین۔ آخر تک قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ان کے جنازے مین قریب تین سو آدمی جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت عطا کرے اور جنت مین بلند مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

قبل وفات فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو الہام ہے۔ کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ سو ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور دوسرا مین ہون۔

حضرت کی خدمت مین جب مولوی صاحب کا ذکر آیا تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقراء اور بزرگون کی خدمت مین جایا کرتے تھے مولوی عبداللہ صاحب کے استاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک فقر کی چاشنی تھی۔ قریباً بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو مین ہوشیارپور مین تھا۔ اسی جگہ میرے پاس پہونچے۔ ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا۔ اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہون نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر صرف چند سطرین پڑھی تھین۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے کو چاہیئے کہ تکمیل اور تحصیل علوم دینی کی کرے اور اپنے باپ کی طرح خادم دین بنے اور بہتر ہے۔ کہ اس جگہ آ جائے۔ اور علوم دینی حاصل کرے۔

رسید زر

- ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء — حافظ احمد الدین صاحب چک سکندر — عہ
- ۱۱ " " — قدرت اللہ صاحب۔ لاہور — ۱۳ا/
- ۱۱ " " — انوار حسین خان صاحب شاہ آباد — عمہ
- " " " — ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی — سے/
- " " " — سید لعل شاہ صاحب برق پشاور — عا/
- " " " — نجم الدین احمد صاحب کرہل — للعہ
- " " " — مولا بخش صاحب فرید کوٹ — عا/
- ۱۳ " " — مستری محمد دین صاحب سیالکوٹ — سے/
- ۱۳ " " — اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۱۰۸ — عا/
- ۱۳ " " — سید جلال الدین صاحب افریقہ — ۱۰/
- ۱۴ " " — نادر خان صاحب چک ۳۵۴ — عا/
- ۱۶ " " — حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ — عا/
- ۱۶ " " — مسٹر اقبال حسین صاحب بہارپور — سے/
- ۱۶ " " — سید فضل شاہ صاحب لاہور — عا/
- ۱۴ " " — نعمت اللہ خان صاحب مردان — عا/
- ۱۸ " " — سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال — عا/
- ۱۹ " " — سید مظہر علی صاحب سب جج بٹالہ — سے/
- ۱۹ " " — سید صادق شاہ صاحب ہندواڑہ — عا/
- ۲۰ " " — حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آباد — عمہ
- ۲۰ " " — عزیز الرحمان صاحب منصوری — عا/
- ۲۱ " " — اکبر علی صاحب واتہ زیدکا — عہ
- ۲۲ " " — غلام علی صاحب مدرس۔ گوجرانوالہ — مہ/
- ۲۲ " " — ماسٹر شیر محمد صاحب مدرس لاہور — عا/
- ۲۲ " " — عبدالعزیز خان صاحب معرفت نمبر ۹۹ کوہاٹ — عا/
- ۲۲ " " — مرزا ظہور علی بیگ صاحب شاہجہانپور — مر
- ۲۵ " " — مولوی فضل الدین صاحب خوشاب — عا/
- ۲۶ " " — عبدالرزاق بن احمد خان۔ کراچی — عا/
- ۲۶ " " — سید حیات علی صاحب۔ واتہ — عصمر
- ۲۷ " " — بشیر احمد صاحب تحصیلدار دلوایہ — سے/
- ۲۸ " " — باغ الدین صاحب نمبردار کھتووالی — عا/
- ۲۸ " " — ماسٹر ولی محمد صاحب غوطہ فتحگڈھ — عہ
- ۳۰ " " — عبدالرحمٰن صاحب احمدی ساندہ کلان ضلع جہلم — عصر
- ۳۰ " " — منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڈھ پٹیالہ — عا/
- ۳۰ " " — محمد بخش صاحب ٹھیکیدار لائلپور — عا/

کشتہ جات واعمال شگفت ونشست

ونکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبدالعزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کرسکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ رہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادیدہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور اُن کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۷۲ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنادے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر
منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے

سنون وندان۔ اب کسی کو امراض ڈارھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارھ پھولی ہو یا مسوڑھے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہون۔ منہ مین سے بدبو آوے دانت مین لیس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہوجاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۸ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیچکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنادیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنایا ہے خدا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمایئے۔ پھر دیکھیئے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہین یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کردیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عـلـہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلبگڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چیٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین نیز اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ پڑھا کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کردئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ہے مجلد ہے۔

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورۃ مین تمام ترجمہ اور مضامین دی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین۔ قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن۔** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۸ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۸ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب وغریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہوسکتا ہے قیمتہ ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ ونظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عـلـہ مجلد عـلـہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت عـلـہ مجلد عـلـہ (۱۱) **مفید عام** علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہئیت کامل طور پر درج کردیگئی ہے۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دہ چند ہوگیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض۔** اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۳ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱۔** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲۔** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین
فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال